ازعدالت عظمی

ایم۔ سی۔ مہتا

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

11 اکتوبر 1996

[کلدیپ سنگھ، این پی سنگھ اور ایس سا گر احمد، جسٹس]

ماحولیاتی قانون:

ماحولیاتی تحفظ ایکٹ، 1986:

ماحولیات کی روک تھام اور آلودگی پر قابو پانا — بڈکل جھیل اور سورج کنڈ سیاحتی مقامات — اس عدالت اپنے حکم کے ذریعے ان علاقوں کے ارد گرد سبز پٹی کو برقرار رکھنے اور تعمیراتی کام کو محدود کرنے کی ہدایات — مزید ہدایات دی گئیں۔

"احتیاطی اصول" — زیر بحث۔

آئین ہند :1950

آرٹیکل 14، 21، 27، 48 اے اور 51 اے — ماحولیات کے تحفظ اور بہتری کے لیے ریاست کا فرض — وضاحت شدہ — "احتیاطی اصول" — زیر بحث

ویلور سٹیزنز ویلفیئر فورم بنام یونین آف انڈیا اور دیگران جے ٹی (1996) 7 ایس سی 375 رورل لیٹیگیشن اینڈ اینٹائٹلمنٹ کیندر، دہرادون بنام ریاست اتر پردیش، [1987] 1 ایس سی آر 641 اور ایم سی مہتا بنام یونین آف انڈیا، [1987] 4 ایس سی 463، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: باہمی درخواست، 29.

میں

1985 کی عرضی درخواست (سی) نمبر 4677

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)

درخواست گزار — ذاتی طور پر اور میسرز سیما مردھا، ارون جیٹلی، سوراج کوشل، ایچ این سالوے، انیل بی دیوان، گوپال سبرامنیم، این این گوسوامی، ایس بی سنیال، میسر کی شرلا سیٹھی، ڈی این گوبردھن، میسرز گیتا لوتھرا، میسرز شہارہ یہ اینڈ کمپنی آر کے مہیشوری، آر ایس سوری، میسرز کی ہیمنتیکا وہی، ایس سکومارن، آر کرنجاوالا، روبیندر نارائن، سمیت کچ ووہا، پونیت سنگھ، بمل رے، رام جی سری نواسن، جے بی دادا چندجی، ٹی سی شرما، میسرز سشما سوری، رنجن مکھرجی، رمیش بابو، ایم آر موجود پارٹیوں کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اس عدالت نے آئی اے 29 [ڈبلیو پی (سی) نمبر 4677/85] میں 10 مئی 1996 کے حکم کے ذریعے اس سوال پر غور کیا کہ کیا — ماحولیات کے تحفظ اور آلودگی پر قابو پانے کے لیے — ریاست ہریانہ میں بدکھل جھیل اور سورج کنڈ کے سیاحتی مقامات سے 5 کلومیٹر کے دائرے میں کان کنی کی کارروائیاں روک دی جانی چاہئیں۔ عدالت نے مذکورہ حکم میں پانچ ہدایات دیں۔ سمت 4 مندرجہ ذیل اصطلاحات میں ہے :

"ہم مزید ہدایت دیتے ہیں کہ اب بدکھل جھیل اور سورج کنڈ کے 5 کلومیٹر کے دائرے میں کسی بھی قسم کی تعمیر کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ تمام کھلے علاقوں کو سبز پٹی میں تبدیل کیا جائے گا۔

ہریانہ آلودگی کنٹرول بورڈ (بورڈ) نے 11 اپریل 1994 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے ماحول میں ہوا کے معیار کے معیار کو مطلع کیا ہے۔ یہ نوٹیفکیشن حساس علاقوں، صنعتی علاقوں اور رہائشی علاقوں کے حوالے سے آلودگی کے محدود معیارات طے کرتا ہے۔ حساس علاقوں کے معیارات صنعتی اور رہائشی علاقوں کے لیے مقرر کردہ معیارات سے زیادہ سخت ہیں۔ بورڈ نے سفارش کی ہے کہ مرکز سیاحت کے ارد گرد 5 کلومیٹر کے علاقے کو" حساس علاقہ" کے طور پر مطلع کیا جائے۔ آلودگی پر قابو پانے اور بدکھل اور سورج کنڈ کے آس پاس کے ماحول کو بچانے کے لیے مذکورہ بالا ہدایت جاری کی گئی۔

میونسپل کارپوریشن فرید آباد، ہریانہ اربن ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور علاقے میں دلچسپی رکھنے والے بلڈرز نے مذکورہ بالا ہدایت میں ترمیم/ وضاحت کے لیے اس عدالت سے رجوع کیا ہے۔ فریقین کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی قابل ہے کہ 5 کلومیٹر کے مذکورہ علاقے میں عمارتیں زیر تعمیر ہیں، مختلف ترقیاتی اسکیموں کے تحت پلاٹ مختص/ فروخت کیے گئے ہیں اور پلاٹ ہولڈرز نے تعمیر بھی شروع کر دی ہے۔ قابل وکیل کے مطابق کئی افراد کے ذاتی حقوق پر منفی اثر پڑنے کا امکان ہے جس سے انہیں بہت زیادہ مالی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

اگرچہ ہدایت میں خاص طور پر کہا گیا ہے کہ" اب کوئی تعمیر نہیں" اور اس طرح کے علاقے جو پہلے سے زیر تعمیر ہیں انہیں واضح طور پر ہدایت سے خارج کر دیا جائے گا لیکن علاقے میں جائیداد کے مالکان کے خدشات کو دور کرنے کے لیے، ہمارا خیال ہے کہ مذکورہ ہدایت کو واضح کرنا ضروری ہے۔

میونسپل کارپوریشن فرید آباد کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر کپل سبل نے علاقے کا سروے کرنے اور یہ جاننے کے لیے منصوبے تیار کرنے میں بہت تکلیف اٹھائی ہے کہ دونوں جھیلوں کی حدود کے ارد گرد ایک کلومیٹر کے دائرے میں 200 میٹر سبز پٹی ترقی کے حوالے سے اس عدالت کی ہدایت کو کس طرح بہتر طریقے سے نافذ کیا جا سکتا ہے۔ مسٹر سبل اور مسٹر ہریش سالوے نے دو منصوبے ریکارڈ پر رکھے ہیں جن میں بڈکھل جھیل اور سورج کنڈ کے ارد گرد مجوزہ سبز پٹی دکھائے گئے ہیں۔ بدکھل کے حوالے سے پلان کو اقتباس اے کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے۔ پلان کے ساتھ خسرہ نمبر کی تفصیل بھی دی گئی ہے جس پر سبز پٹی تیار کی جانی ہے، جسے اقتباس اے/ 1 کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے۔ اسی طرح سورج کنڈ سے متعلق منصوبے کو اقتباس بی کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے اور خسرہ نمبر کی تفصیل کو اقتباس بی/ 1 کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے۔ تمام فریقین کی طرف سے اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ سبز پٹی جیسا کہ اقتباس اے اور اقتباس بی میں تجویز کیا گیا ہے، دونوں علاقوں میں تیار کیا جائے گا۔

اس عدالت نے آئی اے 18[ڈبلیو پی (سی) نمبر 4677/ 85] میں 13 ستمبر 1996 کے حکم کے ذریعے مرکزی حکومت کو ماحولیات (تحفظ) ایکٹ، 1986 کی دفعہ 3(3) کے تحت ایک اتھارٹی (اتھارٹی) تشکیل دینے کی ہدایت کی ہے۔ مذکورہ اتھارٹی کا دائرہ اختیار نیشنل کیپٹل ریجن پر ہوگا جیسا کہ نیشنل کیپٹل ریجن پلاننگ ایکٹ، 1955 کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ بدکھل اور سورج کنڈ کا علاقہ، جس سے ہمارا تعلق ہے، مذکورہ اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔

کچھ بلڈروں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر شانتی بھوشن نے زور دے کر قابل ہے کہ بدکھل اور سورج کنڈ سے ایک کلومیٹر کے دائرے میں تعمیر پر پابندی لگانا من مانی بات ہے۔ ان کے مطابق یہ تکنیکی وجوہات پر مبنی نہیں ہے۔ انہوں نے ماحولیاتی تحفظ ایکٹ کے تحت حکومت بھارت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کا حوالہ دیا ہے اور دعوی کیا ہے کہ تعمیر پر زیادہ سے زیادہ 200 سے 500 میٹر کے اندر پابندی لگائی جا سکتی ہے جیسا کہ حکومت بھارت نے ساحلی علاقوں میں کیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی دعوی کیا ہے کہ صرف سورج کنڈ اور بدکھل جھیلوں کے آس پاس کے علاقوں میں تعمیر پر پابندی آئین ہند کے آرٹیکل 14 سے متاثر ہے کیونکہ اسے ملک کی دیگر جھیلوں تک نہیں بڑھایا جا رہا ہے۔ ہم مسٹر شانتی بھوشن سے متفق نہیں ہیں۔ ملک میں ماحولیاتی نظام کا کام کاج اور ماحولیات کی حیثیت ایک جیسی نہیں ہو سکتی۔ زیر غور ماحولیاتی ماحول میں کام کرنے والے ماحولیاتی نظاموں کی لے جانے کی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حفاظتی اقدامات کرنے ہوں گے۔ بدکھل اور سورج کنڈ جھیلیں دار الحکومت دہلی کے قریب مشہور سیاحتی مقامات ہیں۔ ہمارے پاس 20 اپریل 1996 کو نیشنل انوائرمنٹل انجینئرنگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (این ای ای آر آئی) کی طرف سے ان جھیلوں کے حوالے سے معائنہ رپورٹ ریکارڈ پر ہے جس میں جھیلوں کے آس پاس کے علاقوں کے ارد گرد، ارضیاتی خصوصیات، زمین کے استعمال اور مٹی کی اقسام اور آثار قدیمہ کی اہمیت کی نشاندہی کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق سورج کنڈ جھیل بارش اور قدرتی چشموں سے پانی حاصل کرتی ہے۔ بدکھل جھیل مٹی کے ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے بننے والی ایک جھیل ہے۔ ان جھیلوں کے آبی ذخائر کو رپورٹ کے ساتھ منسلک ایک

شکل میں دکھایا گیا ہے۔جیسا کہ رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ زمین کے استعمال اور مٹی کی اقسام سے پتہ چلتا ہے کہ بدکھل جھیل اور سورج کنڈ مانسون سے بھرے آبی ذخائر ہیں۔آس پاس کے پہاڑی علاقوں کی قدرتی نکاسی کا نمونہ برسات کے موسم میں ان آبی ذخائر کو پانی فراہم کرتا ہے۔ان سیاحتی مقامات کے آس پاس بڑے پیمانے پر تعمیر بارش کے پانی کے نالوں میں خلل ڈال سکتی ہے جو بدلے میں پانی کی سطح کے ساتھ ساتھ ان آبی ذخائر کے پانی کے معیار کو بھی بری طرح متاثر کرسکتی ہے۔یہ زیر زمین پانی کے منبع آبی ذخائر میں بھی خلل پیدا کرسکتا ہے۔علاقے کی ہائیڈرولوجی میں بھی خلل پڑ سکتا ہے۔

مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ اور نیری کی طرف سے ریکارڈ پر دو ماہرین کی رائے ہمارے ذہن پر کوئی شک نہیں چھوڑتی ہے کہ دونوں جھیلوں کے قریب بڑے پیمانے پر تعمیراتی سرگرمی مقامی ماحولیات پر منفی اثرات کا باعث بنتی ہے۔نیری نے دونوں جھیلوں کے اردگرد ایک کلومیٹر کے دائرے میں سبز پٹی کی سفارش کی ہے۔ضمیمہ اے اور بی، تاہم، ظاہر کرتے ہیں کہ سبز پٹی کے اندر کا رقبہ ایک کلومیٹر کے رداس سے بہت کم ہے جیسا کہ نیری نے تجویز کیا ہے۔

ویلور سٹیزنز ویلفیئر فورم بنام یونین آف انڈیا اور دیگران جے ٹی (1996) 7 ایس سی 375 میں اس عدالت نے "پائیدار ترقی" کے تصور پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا جسے ملک کے قانون کے حصے کے طور پر قبول کیا گیا ہے۔متعلقہ حصے کا حوالہ دینا مفید ہوگا :

" یہ روایتی تصور کہ ترقی اور ماحولیات ایک دوسرے کے مخالف ہیں اب قابل قبول نہیں ہے۔" پائیدار ترقی" اس کا جواب ہے۔بین الاقوامی شعبے میں" پائیدار ترقی" کو پہلی بار 1972 کے اسٹاک ہوم اعلامیے میں ایک تصور کے طور پر جانا گیا۔اسٹاک ہوم سے ریو تک کی دو دہائیوں کے دوران" پائیدار ترقی" کو غربت کے خاتمے اور انسانی زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے ایک قابل عمل تصور کے طور پر قبول کیا گیا ہے۔" پائیدار ترقی جیسا کہ برینڈ لینڈ رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے اس کا مطلب ہے" ایسی ترقی جو آنے والی نسلوں کی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت سے سمجھوتہ کیے بغیر حال کی ضروریات کو پورا کرے"۔تاہم، ہمارا خیال ہے کہ" احتیاطی اصول" اور" آلودہ کرنے والا ادائیگی" کا اصول" پائیدار ترقی" کی لازمی خصوصیات ہیں۔" احتیاطی اصول" —میونسپل قانون کے تناظر میں— کا مطلب ہے :

(i) ریاستی حکومت اور قانونی حکام کے ماحولیاتی اقدامات کو ماحولیاتی انحطاط کی وجوہات کا اندازہ لگانا، روکنا اور ان پر حملہ کرنا چاہیے۔

(ii) جہاں سنگین اور ناقابل واپسی نقصان کے خطرات ہیں، سائنسی یقین کی کمی کو ماحولیاتی انحطاط کو روکنے کے لیے اقدامات ملتوی کرنے کی وجہ کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔

(iii)" ثبوت کی ذمہ داری" اداکار یا ڈویلپر/صنعت کار پر ہے کہ وہ یہ ظاہر کرے کہ اس کا عمل ماحولیاتی طور پر نرم ہے۔

مذکورہ بالا آئینی اور قانونی توضیعات پیش نظر ہمیں یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ احتیاطی اصول اور آلودہ کرنے والا ادائیگی کا اصول ملک کے ماحولیاتی قانون کا حصہ ہیں۔بصورت دیگر ایک بار جب ان اصولوں کو روایتی بین الاقوامی قانون کے حصے کے طور پر قبول کرلیا

جائے تو انہیں ملکی قانون کے حصے کے طور پر قبول کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ یہ قانون کی تقریباً قبول شدہ تجویز ہے کہ روایتی بین الاقوامی قانون کی حکمرانی جو میونسپل قانون کے منافی نہیں ہے اسے گھریلو قانون میں شامل سمجھا جائے گا اور عدالت عالیان کے ذریعے اس کی پیروی کی جائے گی۔ حمایت کے لیے ہم ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ جبل پور بنام شیو کانت شکلا، اے آئی آر 1976 ایس سی 1207، جولی جارج ورگیس کا کیس اے آئی آر (1980) ایس سی 470 اور گرامفون کمپنی کا کیس اے آئی آر (1984) ایس سی 667 میں جسٹس ایچ آر کھنہ کی رائے کا حوالہ دے سکتے ہیں۔

دیہی قانونی چارہ جوئی اور استحقاق کیندر، دہرادون بنام ریاست اتر پردیش، [1987] 1 ایس سی آر 641 میں اس عدالت نے درج ذیل قرار دیا:

"ہماری طرف سے دیے گئے اس حکم کا نتیجہ یہ ہوگا کہ چونا پتھر کی کانوں کے کرایہ دار کو کاروبار سے باہر کر دیا جائے گا۔ یہ بلاشبہ ان کے لیے مشکلات کا باعث بنے گا، لیکن یہ ایک ایسی قیمت ہے جو لوگوں کے صحت مند ماحول میں رہنے کے حق کے تحفظ اور تحفظ کے لیے ادا کی جانی چاہیے جس میں ماحولیاتی توازن میں کم سے کم خلل ہو اور ان کے لیے، ان کے مویشیوں، گھروں اور زراعت کے لیے اور ہوا، پانی اور ماحولیات کے ناجائز اثرات کے لیے کوئی خطرہ نہ ہو۔"

ایم سی مہتا بنام یونین آف انڈیا، [1987] 4 ایس سی سی 463 میں اس عدالت نے درج ذیل فیصلہ دیا:

"چمڑے کی فیکٹریوں کی مالی صلاحیت کو غیر متعلقہ سمجھا جانا چاہیے جبکہ انہیں بنیادی ادویاتی پودا قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ جس طرح ایک ایسی صنعت جو اپنے کارکنوں کو کم از کم اجرت ادا نہیں کر سکتی، اسے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، اسی طرح ایک چمڑے کی فیکٹری جو بنیادی ادویاتی پودا قائم نہیں کر سکتی، اسے عوام پر منفی اثرات کی وجہ سے وجود میں رہنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

زندگی، صحت عامہ اور ماحولیات کو بے روزگاری اور محصولات کے نقصان کے مسئلے پر ترجیح دی جاتی ہے۔

"احتیاطی اصول کو ملک کے قانون کے ایک حصے کے طور پر قبول کیا گیا ہے۔ آئین ہند کے آرٹیکلز 21.47، 48A اور 51A (جی) ریاست کو ماحولیات کے تحفظ اور بہتری اور ملک کے جنگلات اور جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے واضح مینڈیٹ دیتے ہیں۔ یہ بھارت کے ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ جنگلات، جھیلوں، دریاؤں اور جنگلی حیات سمیت قدرتی ماحول کی حفاظت اور بہتری کرے اور جانداروں کے لیے ہمدردی کا اظہار کرے۔ "احتیاطی اصول" ریاستی حکومت کے لیے ماحولیاتی انحطاط کی وجوہات کا اندازہ لگانا، روکنا اور ان پر حملہ کرنا لازمی بناتا ہے۔ ہمیں یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ دونوں جھیلوں کو ماحولیاتی انحطاط سے بچانے کے لیے جھیلوں کے قریب تعمیراتی سرگرمیوں کو محدود کرنا ضروری ہے۔

اوپر بیان کردہ ہدایت 4 کی وضاحت میں، ہم حکم دیتے ہیں اور ہدایت کرتے ہیں:

.1. سبز پٹی کے علاقے میں، جیسا کہ ایکسٹریکٹ اے اور ایکسٹریکٹ بی میں دکھایا گیا ہے، اب سے کسی بھی قسم کی تعمیر کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس علاقے کے ماحول اور ماحولیات کو تمام متعلقہ افراد کے ذریعے محفوظ اور محفوظ کیا جائے گا۔ اگر انتہائی ضرورت ہو تو تفریحی اور سیاحتی مقاصد کے لیے بہت چھوٹے علاقے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ مذکورہ اجازت "اتھارٹی"، مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ اور ہریانہ آلودگی کنٹرول بورڈ کی پیشگی منظوری کے ساتھ دی جائے گی۔

.2. سبز پٹی سے باہر کے علاقوں میں (جیسا کہ ایکسٹریکٹ اے اور ایکسٹریکٹ بی میں دکھایا گیا ہے) بڈکھل جھیل اور سورج کنڈ (متعلقہ جھیلوں سے ایک کلومیٹر ماپا جانا ہے) کے ایک کلومیٹر کے دائرے تک کسی بھی قسم کی تعمیر کی اجازت نہیں ہوگی۔ تاہم یہ ہدایت ترقی یافتہ علاقوں میں 10 مئی 1996 سے پہلے فروخت/مختص کیے گئے پلاٹوں پر لاگو نہیں ہوگی۔ اگر مذکورہ علاقوں میں کوئی غیر الاٹ شدہ پلاٹ اب بھی دستیاب ہیں، تو انہیں' اتھارٹی' کی پیشگی منظوری سے فروخت کیا جا سکتا ہے۔ اس علاقے میں زمین کا مالک کوئی بھی شخص اپنے ذاتی استعمال اور فائدے کے لیے رہائشی مکان تعمیر کر سکتا ہے۔ تاہم، مذکورہ پلاٹوں پر تعمیر کی اجازت صرف ڈھائی منزلوں (گراؤنڈ، پہلی منزل اور دوسری نصف منزل) تک دی جا سکتی ہے، بشرطیکہ اس علاقے میں بلڈنگ ضمنی قوانین/قواعد نافذ ہوں۔ اس علاقے کے اندر گاؤں کے رہائشی، اگر کوئی ہوں تو، ذاتی استعمال کے لیے اپنے گھروں کی توسیع/تعمیر نو کر سکتے ہیں لیکن بلڈنگ بائی قوانین/قواعد کے تابع مذکورہ تعمیر کو ڈھائی منزلوں سے آگے نہیں چھوڑا جائے گا۔ 10 مئی 1996 سے پہلے منظور شدہ منصوبے کی بنیاد پر پہلے سے زیر تعمیر کوئی بھی عمارت/ مکان/تجارتی احاطہ اس ہدایت سے متاثر نہیں ہوگا۔

.3۔ مذکورہ بالا ہدایات 1 اور 2 کے تحت اجازت دی گئی تمام تعمیرات کو متعلقہ حکام کی طرف سے ان عمارتوں کے سلسلے میں" قبضے کے سرٹیفکیٹ" جاری کرنے سے پہلے" اتھارٹی"، مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ اور ہریانہ آلودگی کنٹرول بورڈ کی منظوری حاصل ہوگی۔

.4 بڈکھل جھیل اور سورج کنڈ (دہلی کے علاقوں کو چھوڑ کر) کے ایک کلومیٹر سے 5 کلومیٹر کے دائرے تک کے علاقے میں ہر قسم کی عمارتوں سے متعلق تمام ترقیاتی اسکیموں اور ہر قسم کی تعمیرات کے منصوبوں کو مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ اور ہریانہ آلودگی کنٹرول بورڈ کی پیشگی منظوری حاصل ہوگی۔

آر۔پی۔

درخواست نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document